سوال

(14) اللہ، رسول، اور قرآن کے بارے میں شیطانی وسوسوں کا آنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میرے دل میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اوراس کی کتاب کے متعلق بہت بڑے بڑے خیالات آتے ہیں، نماز وروزہ میں پابندی سے کرتی ہوں لیکن یہ بُرے خیالات میرا پیچھا نہیں چھوڑتے، اس سلسلے میں بہت پریشان ہوں، ان سے نجات کے لیے کوئی نسخہ تحریر کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شیطان کا یہ ایک حربہ ہے کہ وہ بُرے خیالات کے ذریعے اہل ایمان پر حملہ کرتا ہے، قرآن پاک نے اس کے طریقۂ واردات سے ہمیں بایں الفاظ آگاہ کیا ہے:

''وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔'' [۱۱۴/الناس: ۵]

ان وساوس سے شیطان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کے عقیدے کو خراب کردے اورانہیں نفسیاتی اور فکری اضطراب میں مبتلا کردے، یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس طرح کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، لیکن وہ ایسے خیالات کے مقابلہ میں استقامت اور عمل کے پہاڑ ثابت ہوئے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں کچھ ایسی باتیں پاتے ہیں کہ انہیں زبان پر لانا بھی ہمارے لیے بہت گراں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا تم اس چیز کو پاتے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہی تو خالص اور صحیح ایمان ہے۔'' [صحیح مسلم، الایمان: ۱۳۲]

اس کا مطلب یہ ہے کہ چور اورڈاکو اس گھر میں حملہ آور ہوتے ہے جہاں خزانہ ہوتا ہے، اسی طرح شیطان بھی ڈاکہ زنی کے لیے ایسے دلوں کا انتخاب کرتا ہے جہاں دولت ایمان ہوتی ہے، اس لیے وسوسوں سے ڈرنے والا انسان بہت ہی نصیب والا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا علاج بھی تجویز کیا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کسی کے پاس شیطان آکر کہتا ہے کہ مخلوق کو اس انداز سے کس نے پیدا کیا حتی کہ وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور آگے بڑھنے سے رک جائے۔'' [صحیح بخاری، بدء الخلق: ۳۲۷۶]

اس کے علاج کے لیے حسب ذیل چیزوں کو عمل میں لایا جائے۔

''اعوذ باللہ'' پڑھ کران خیالات کو جھٹک دیا جائے اور ضبط سے کام لیا جائے۔

ایسے حالات میں اپنے آپ کو اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر اور فکر آخرت میں مصروف کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دلجمعی کے ساتھ دعا کی جائے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ بہر حال ایسے خیالات کا آنا خالص ایمان کی علامت ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ایسے خیالات کو ترک کرکے اللہ کی پناہ میں آجائے اور خود کو اللہ کی عبادت میں مصروف کردے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:55